IMLA
Islamic Medical Learners Association

بیمار اور بیماری

کے فضائل

نوٹ: مقدس اوراق کا احترام ہم سب پر لازم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیمار اور بیماری کے فضائل

یہ سچ ہے کہ ”تندرستی ہزار نعمت ہے“لیکن دینِ اسلام جہاں صحت کو نعمت قرار دیتا ہے وہاں بیماری کو بھی متعدد فوائد کا ذریعہ بتاتا ہے۔جب ہم احادیث طیبہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں بیماری اور بیمار کی حیرت انگیز فضیلتیں معلوم ہوتی ہیں۔ چندروایات ملاحظہ کیجئے اور دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے امت مرحومہ کے حق میں بیماری کو کس قدر نافع ومفید اور رحمت ونعمت بنایا ہے:

(۱)گناہوں کی مغفرت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماریاں دے کر آزماتے ہیں، حتیٰ کہ ان بیماریوں کی وجہ سے تمام گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔(مستدرکِ حاکم)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کا مرض اس کی خطاؤں کو ایسے لے جاتا ہے جیسے آگ لوہے اور چاندی کے کھوٹ کو۔(سننِ ترمذی، سننِ ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو آدمی ایک رات بیمار رہا ، اس پر صبر کیے رہا،اوراللہ عزوجل سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے ماں سے پیدائش کے دن تھایعنی کچھ گناہ بھی باقی نہیں رہیں گے۔(مستدرکِ حاکم)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس مسلمان پر کوئی تکلیف وغیرہ آتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے بدلے میں اس کے گناہ اس طرح معاف کردیتاہے جس طرح موسم خزاں میں درخت سے پتے گرتے ہیں حتیٰ کہ بعض درختوں پر ایک پتا بھی نہیں رہتا۔ (صحیح مسلم)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بخار کو برا مت کہو، کیونکہ یہ بنی آدم کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کردیتی ہے۔(صحیح مسلم)

(۲)درجات کی بلندی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:جب کسی مسلمان کو کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بھی کم کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کیلئے ایک درجہ لکھ دیا جاتاہے اور اس کا ایک گناہ معاف کردیاجاتاہے۔ (صحیح مسلم)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایاکہ اللہ جل شانہ کی جانب سے بندہ کا ایک طے شدہ مقام ہوتا ہے ، عمل کے ذریعے سے بندہ اس تک نہیں پہنچ سکتا تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو جسمانی یامالی طور پر آزمائش میں ڈال دیتے ہیں پھر وہ صبر کرتاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مقام تک پہنچا دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے طے کر رکھا تھا(مسندِاحمد)

(۳) حالت صحت کے اعمال کا اجر سفر یا بیماری میں ملنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب بندہ بیمار ہو جائے یا سفر پر چلا جائے تو اللہ رب العزت بدلے میں اُس جیسے اعمال کا اجر لکھتے ہیں جو وہ تندرست اور مقیم ہونے کی حالت میں کیا کرتا تھا۔ (صحیح بخاری)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ بڑھاپے کی حالت میں بیمار ہوئے تو رونے لگے اور فرمایا کہ کاش یہ بیماری جوانی میں آتی تب اس بیماری میں وہ سارے اعمال لکھے جاتے جن کی انجام دہی سے اس بیماری نے روک دیا ہے۔ (مظاہر حق)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آرہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں، راستہ کی جس گھاٹی اور جس وادی سے ہم گزرے وہ ہمارے ساتھ ساتھ رہے ہیں، اس لئے کہ وہ ہمارے ساتھ نکلنا چاہتے تھے مگر مرض اور بیماری نے انہیں روک دیا۔ (صحیح بخاری)

(۴) انبیاء کرام علیہم السلام پر مصائب والام کا آنا اوروں سے زیادہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی بیماری حضور ﷺ کی بیماری سے زیادہ سخت اور شدید ہو۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں میں سب سے سخت مصیبت و تکلیف انبیاء اکرام علیہم السلام کو پیش آتی ہیں، اسکے بعد ان لوگوں کو جو ان کے مشابہ ہیں ،اسکے بعد جو ان کے مشابہ ہیں۔(سنن ترمذی)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیماروں کی عیادت کیا کرواور ان سے اپنے لئے دعا کی درخواست کیا کرو ، کیونکہ مریض کی دعا مقبول ہے اور اس کا گناہ معاف ہے۔(طبرانی)

(۵)جنت کی خوشخبری

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے ارشا دفرمایا جب میں اپنے کسی بندے کو اسکی دو محبوب چیزوں کے ساتھ آزماتا ہوں (مراد دو آنکھیں ہیں)پھر وہ صبر کرتا ہے تو ان دونوں کے بدلے میں اس کو جنت عطا کرتا ہوں۔(صحیح بخاری)

بعض احادیث میں اس سے مراد بینائی کا ختم ہو جانا بیان ہوا ہے۔ اور بعض احادیث میں آنکھوں کی تکلیف مراد ہے۔

(٦)چند بیماریوں میں شہادت کا درجہ ملنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم شہید کس کو شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا جواللہ کی راہ میں قتل

کر دیا جائے، وہ شہید ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ پھر تو میری امت کے شہداء بہت ہی تھوڑے ہوں گے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

- جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے
- جو اللہ کی راہ میں طبعی موت مر جائے وہ شہید ہے
- جو مرض طاعون میں مر جائے وہ شہید ہے
- جو پیٹ کی بیماری میں مر جائے وہ شہید ہے
- ڈوب کر مرنے والا شہید ہے
- کسی چیز کے نیچے دب کر مر جانے والا شہید ہے (مسلم، احمد)

حضرت راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتل کیا جانا شہادت ہے، طاعون میں مرنا شہادت ہے، ڈوب کر مر جانا شہادت ہے، پیٹ کی بیماری سے مرنا شہادت ہے اورآگ میں جل جانا شہادت ہے ۔(مسند احمد)

(۷)اللہ تعالٰی کی طرف سے بھلائی کی علامت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالٰی جس سے بھلائی کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں اُسے کسی نہ کسی بیماری سے دو چار فرماتے ہیں۔(صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ" رسول پاک ﷺ کا گزر ایک دیہاتی کے پاس سے ہوا۔ آپ کو اس کی صحت و جسم بھلا معلوم ہوا آپ ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا کہ تمہیں کبھی ام ملدم(رنج والم) محسوس ہوا؟ اس نے پوچھا ام ملدم(رنج والم) کیا ہوتا ہے ؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ بخار۔ اس دیہاتی نے پوچھا کہ بخار کیا ہوتا ہے ؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ایسی گرمی جو جلد اور ہڈیوں کے درمیان پیدا ہو جاتی ہے، تو اس دیہاتی نے جواب دیا کہ نہیں، مجھے کبھی ایسا محسوس نہیں ہوا۔

پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا آپ نے کبھی سر درد محسوس کیا؟ اس نے جواباً پوچھا کہ وہ کیا ہوتا ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ضربیں ہیں جو سر اور دونوں کنپٹیوں کے درمیان پڑتی ہیں۔ دیہاتی نے جواب دیا کہ میں نے کبھی ایسا محسوس نہ کیا۔ جب وہ دیہاتی چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ وہ کسی دوزخی کو دیکھے وہ اس دیہاتی کو دیکھ لے۔(مسندِ احمد)

اس لیے کسی نے کیا خوب کہا کہ "کافر کا جسم صحیح اور دل بیمار ہوتا ہے اور مسلمان کا دل صحیح اور جسم بیمار ہوتا ہے"۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ بیماری کا آنا بھی خیر ہے۔

مریض کے لیے ہدایات

1) ان احادیث کے پیشِ نظر مریض کے لیے سب سے پہلی ہدایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرے کہ رب العزت نے بیماری میں ہونے والی تکالیف کو بھی فضائل و درجات کی بلندی کا ذریعہ بنادیا۔ لہذا ہر قسم کے بے جا شکوہ و شکایت کے الفاظ سے گریز کرے، خصوصاً عیادت کرنے والوں کے سامنے کوئی شکوہ نہ ہو ، ہاں اعتدال کے ساتھ مرض اور تکلیف کی صورتحال حال دریافت کرنے والے کو بتانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور ان سے فرماتا ہے: "دیکھو یہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟" پھر اگر وہ مریض اپنی عیادت کے لئے آنے والوں کی موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے(یعنی شکر ادا کرے) تو وہ فرشتے اس کی یہ بات بارگاہِ الٰہی میں عرض کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں اور اگر اسے شفا دوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے بدل دوں اور اس کے گناہ مٹادوں۔(موطا امام مالک)

البتہ انسان کمزور ہے ، اس لیے بیماری کا متحمل نہیں ہوتا، لہذا بیماری کو مانگنا بھی شرعاً پسندیدہ نہیں بلکہ ہر طرح کی صحت وعافیت ہی مانگنی چاہیے ، پھر بھی بیماری آجائے تو یہ دعا کی جاسکتی ہے کہ یا اللہ صحت اور بیماری دونوں

نعمتیں ہیں، لیکن میں کمزور ہوں ، آپ بیماری کی نعمت کو صحت کی نعمت سے بدل دیجیے۔

نیز ان تمام فضائل کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ علاج سے گریز کیا جائے، کیونکہ جسم اللہ تعالیٰ کی امانت ہے، اس کی حفاظت انسان کی بنیادی ذمہ داری ہے اس لیے مضرِ صحت چیزوں سے پرہیز کرنا اور حفظانِ صحت کے اصولوں کی رعایت رکھنا شریعت کا اہم حکم ہے جس کے ذریعے بہت ساری بیماریوں سے بچا جاسکتا ہے۔اسی لیے بیماری میں صبر و شکر کے ساتھ ساتھ مناسب علاج اختیار کرنا، ڈاکٹر کے پاس جانا اور دوائی کا اہتمام کرنا بھی سنت ہے۔

2)صبر کرے۔ سچی بات ہے کہ احادیث مبارکہ میں بیماری کے جو بھی فضائل وارد ہوئے ہیں ان کا اصل حق دار وہی ہے جو اپنی زبان پر شکوہ وشکایت کے الفاظ لانے کے بجائے خود کو صبر وشکر سے سجائے۔ بلاشبہ مرض کے ذریعے آدمی کے صبر کا پتہ چلتا ہے، اگر یہ آزمائش نہ ہوتی تو صبر کی فضیلت ظاہر نہ ہوتی ۔

صبر کے ذریعے بڑے بڑے مصائب اور اذیت ناک تکالیف بھی آسان اور ہلکی محسوس ہونے لگتی ہیں کیونکہ صبر سے اللہ کی مدد اور اس کی معیت نصیب ہوجاتی ہے۔قرآن مجید میں ہے:اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے(سورۂ بقرہ:۱۵۳)

صبر کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے تمام اعضاء کو اللہ کی نافرمانی سے روکا جائے۔دل میں اللہ رب العزت سے شکایت نہ ہو، تقدیر پر شکوہ نہ ہو، ظاہری

اعضاء سے جس قدر فرائض و واجبات ادا کیے جاسکتے ہیں ان میں کوتاہی نہ ہو، ہسپتال میں مریض کا آنا جانا ہوتا ہی ہے وہاں آنکھوں کی حفاظت کا خصوصی اہتمام ہو، بلا ضرورت نامحرم ڈاکٹر پر نظر ڈالنے سے بھی گریز ہو۔

صبر کا ایک اہم حصہ یہ بھی ہے کہ تمام ناجائز طریقہ علاج اور حرام ادویہ سے بچا جائے، ضرورت میں بھی مقتیانِ کرام کی اجازت کے بغیر انہیں اختیار نہ کیا جائے ۔ حدیث میں ارشاد فرمایا:”جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی۔“ (معجم کبیر)

3) ان احادیث میں بیماری کے ذریعے جن گناہوں کی معافی کاتذکرہ ہے وہ صغیرہ گناہ ہیں ، کبیرہ گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔اس لیے ان فضائل سے مکمل فائدہ اٹھانے والے مریض کے لیے مناسب ہے کہ تمام گناہوں سے اچھی طرح توبہ استغفار کرے تاکہ کبیرہ گناہوں کی بھی معافی ہوسکے۔

4) مریض پورے یقین کے ساتھ دعا کرتا رہےکیونکہ ایک حدیث میں بیمار کی دعا مقبول بتائی گئی ہے ۔ اس طرح مریض کا دل اللہ رب العزت کے ساتھ رابطہ میں رہتا ہے، جو کہ بیماری کا ایک اہم فائدہ ہے۔

معالج کے لیے ہدایات

1) جب معالج کسی مریض سے ملے یا اس کے مرض کا معائنہ کرے تو سب سے پہلے اس کی عیادت کی نیت کرلے اور پھر حسبِ استطاعت بہتر علاج کی

نیت سے اس کی طرف توجہ دے اور ہمدرد دانہ انداز اختیار کرے ، اس کو تسلی دے ، صحت یاب ہونے کی بھرپور امید دلائےاور دوا ، غذا اور پرہیز کی اچھے انداز میں تلقین کرے، مریض کی آدھی تکلیف اس طرزِ عمل سے ان شاء اللہ تعالی دور ہوگی اور ثواب ملے گا۔

2) مریضوں کے ساتھ عزت واحترام کا انداز اختیار کریں کہ ان کے اتنے فضائل ہیں ، ان سے دعا کا کہا گیا ہے۔

3) مایوس و ناامید مریضوں کو فضائل سنا کر انہیں پُر امیدرکھے کہ مریض کو اس کے مرض کی بدولت آخرت میں جو لذت اور مسرت عطا کی جائے گی وہ دنیا کی فانی، وقتی لذتوں سے کئی لاکھ گنا زیادہ ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے کہ قیامت کے دن جب لوگ ان لوگوں کے اجر وثواب کو دیکھیں گے کہ جو دنیا میں مصیبتوں، بیماریوں میں پھنسے رہے تو وہ لوگ یہ تمنا کریں گے کہ اے کاش! دنیا میں ہماری جلدوں کو قینچیوں کے ساتھ کاٹ دیا جاتا۔(سنن ترمذی ج ۲، ص ٦٦، ط:قدیمی)

4) مریض کو زندگی جیسی ہے ویسی قبول کرنی سکھائیں، ان میں حقائق تسلیم کرنے کا حوصلہ پیدا کریں ۔ مشکلات، تکالیف دنیاوی زندگی کا حصہ ہیں ، ان سے انبیائے کرام علیہم السلام بھی محفوظ نہ رہ سکے، حضرت ایوب علیہ السلام کی طویل بیماری اور ان کا مثالی صبر مریضوں کے سامنے دہراتے رہنا چاہیے۔

انتظامیہ کے لیے ہدایات

1. بیماریوں کے یہ فضائل و فوائد مختلف جگہوں پر آویزاں کریں تاکہ ہر وقت مریضوں کو یاد رہیں۔

2. عیادت کے فضائل اور ضروری آداب مناسب جگہوں جیسے ملنے والوں کے انتظار گاہ وغیرہ میں آویزاں کریں۔

3. بعض مناسب جگہوں پر یسین شریف کے فضائل، چاروں قل کے فوائد اور آیاتِ شفاء مع فوائد آویزاں کریں جن کے آخر میں مریضوں کو تلقین ہو کہ وہ یا ان کے تیمار دار ان کو پڑھ کر مریض پر دم کرتے رہیں۔

مرتب کردہ

اسلامک میڈیکل لرنرز ایسوسی ایشن

تاثرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندہ نے آپ کے ارسال کردہ تین مضامین اداروں میں اقامتِ صلوٰۃ، بیمار اور بیماری کے فضائل اور گیسٹرواسکوپی/کلونواسکوپی سے متعلق شرعی احکامات کا وقتاً فوقتاً مطالعہ کیا جو آج مکمل ہوا، ماشاء اللہ تینوں مضامین اہم اور ضروری ہیں اور ہسپتالوں میں ان کے مطابق عمل ناگزیر بھی ہے اور بے حد مفید بھی۔

دل سے دعا ہے اللہ پاک اس کاوش کو قبول فرمائیں اور ہسپتال کے عملہ،ڈاکٹر حضرات اور مریضوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دیں، آمین!

بندہ عبد الرؤف سکھروی
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

....

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

زیر نظر دونوں کتابچے "اداروں میں اقامتِ صلوٰۃ" اور" بیمار اور بیماری کے فضائل" دیکھے، ماشاء اللہ بہت ہی عمدہ اور جاذب نظر ہیں، مولف مدظلہم نے قرآن کریم کی آیات، احادیث نبویہ اور کتب فقہ وفتاوی کی روشنی میں خوبصورت اور نفیس گلدستے تیار کئے ہیں، حق تعالی شانہ اسے مفید بنائے، اور لوگوں کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عنایت فرمائے، آمین۔

محمد انعام الحق قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

Office # 6 Mezzanine floor, Crown Heights Block 4, Gulshan-e-Iqbal
Karachi 75300 Pakistan
Phone: +92 21 3483500, Cell # 92 333 3234382,
website: www.imlaglobal.org, email: info@imlaglobal.org
Reg# KAR NO 093